سالانہ امتحان 2024ء/1445ھ

کنزالمدارس بورڈ پاکستان

KANZUL MADARIS BOARD

رول نمبر: ____________

جوابی کاپی نمبر: ____________

درجہ: عالیہ سال دوم — پرچہ: چھٹا — مضمون: الدعوۃ والارشاد

تاریخ: 19-02-2024 — دن: پیر — کل وقت: 2 گھنٹے 30 منٹ — کل نمبر: 75

مختصر سوالات

سوال نمبر 1: "علم الدعوۃ" کی تعریف سپرد قلم کیجئے۔

جواب: علم دعوت وہ علم جس میں دین اسلام کی طرف بلانے، بھلائی کرنے پر ابھارنے اور برائی سے بچنے، اچھائی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے، فضائل سے محبت اور برے اخلاق سے نفرت پیدا کرنے، حق کی اتباع اور باطل سے دوری اختیار کرنے کے طرز عمل، آداب، طریقوں اور اسلوب و مناہج کی پہچان ہو۔

سوال نمبر 2: "الدعوۃ" کا مفہوم بیان کیجئے۔

جواب: کسی معاملے پر لوگوں کو جمع کرنے کے لیے انہیں پکارنا اور اس کام کو پورا کرنے پر ابھارنا "الدعوۃ" ہے۔

سوال نمبر 3: متبعین کے اوصاف میں سے کوئی سے تین تحریر کیجئے۔

جواب: متبعین کے اوصاف:

(1) اگرچہ انہوں نے سابقین کو دیکھ کر حق کو گلے لگایا ہوتا ہے لیکن ان کے دل میں نفاق بلکل نہیں ہوتا۔

(2) معاشرے میں دوسروں کا اثر ضرور قبول کرتے ہیں لیکن ان کا دل تب تک ان کا ساتھ نہیں دیتا جب تک حق کے ساتھ کھڑے نہ ہو جائیں۔

(3) چونکہ انہوں نے اپنے ارادے سے حق کو اپنایا ہوتا ہے لہذا ان کے پاس وہ حوصلہ ہوتا ہے جو ان کے دین و ایمان کی حفاظت کر سکے۔

جامعۃ المدینہ فیضان بہار مدینہ

سوال نمبر 4: بالواسطہ عبادت کے مفہوم کو "اصول الدعوۃ والارشاد" کتاب کی روشنی میں بیان کیجئے۔

جواب: بلاواسطہ عبادت کے مقابلے میں بالواسطہ عبادت کا مفہوم بہت وسیع ہے اور یہ اسلام کی تعلیمات کو اپنے دامن میں لیے ہوئے ہے، اس کا تعلق معاشرے کے ساتھ ہے، یہ عبادات میں سے انتہائی اہم عبادت ہے اور مخلوق سے تعلق برقرار رکھتے ہوئے اس عبادت کو کیا جاتا ہے۔

سوال نمبر 5: اصحاب صفہ کن کو کہا جاتا ہے؟

جواب: اصحابِ صفہ ان صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو کہا جاتا ہے جو ہجرت کے بعد مسجدِ نبوی کے ایک مخصوص چبوترے (صفہ) پر قیام پذیر رہتے تھے۔ یہ زیادہ تر وہ مہاجرین تھے جن کے پاس نہ رہنے کا کوئی ٹھکانہ تھا اور نہ ہی زیادہ مال و دولت۔ یہ صحابہ خود کو مکمل طور پر علمِ دین سیکھنے اور عبادت میں مصروف رکھتے تھے۔

سوال نمبر 6: خطبۃ الوداع کی روشنی میں امت محمدیہ کی ذمہ داریاں بیان کیجئے۔

جواب: اس جامع ترین خطبہ میں خاتم الانبیاء والرسل نے تمام حاضرین سے پوچھا: کیا میں نے اللہ تعالیٰ کا پیغام تم تک پہنچا دیا؟ حاضرین کے اقرار پر آپ نے اللہ پاک کو گواہ بنایا اور نیکی کی دعوت اور تبلیغ دین کی ذمہ داری اپنی امت کو سونپتے ہوئے ارشاد فرمایا: لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ، فَإِنَّ الشَّاهِدَ عَسَى أَنْ يُبَلِّغَ مَنْ هُوَ أَوْعَى لَهُ مِنْهُ یعنی جو لوگ موجود ہیں ان کی ذمہ داری ہے کہ وہ غائب تک پہنچا دیں، عین ممکن ہے کہ وہ پیغام حق کی زیادہ حفاظت کرنے والا ہو۔

سوال نمبر 7: حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ سب سے پہلے مجدد ہیں، ان کی تجدید دین کی تین خصوصیات تحریر کیجئے۔

جواب: (1) آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے سے پہلے آنے والے حکمرانوں کے طور طریقوں کو بدلا، حکمرانوں کی امتیازی خصوصیات مٹانے کی کوششیں کیں اور دوبارہ اسلام کا عدلیہ نظام قائم فرمایا۔

(2)حضرت عمر بن عبد العزیز جب کوئی برائی دیکھتے تو وہاں کے گورنروں کو خط لکھ کر ان کی اصلاح فرماتے اور برے کام سے باز رہنے کی تنبیہ فرماتے اور انہیں نماز کے اوقات کی پابندی کا حکم دیتے۔

(3)سب سے پہلے تدوین حدیث کا کام آپ نے ہی شروع فرمایا اور محدثین کو احادیث لکھنے اور ان کی اشاعت کرنے پر ابھارا۔

سوال نمبر 8:امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ چھٹی صدی کے مجدد ہیں، ان کی تجدید دین کی خصوصیت کو مختصرا تحریر کیجیے۔

جواب: آپ کے دور میں گمراہ فرقوں نے ہر جانب سے اسلامی عقائد و نظریات پر حملے شروع کیے اور اسلام کے مسلمہ عقائد میں شکوک و شبہات پیدا کرنے کی کوشش کی تو آپ نے ان کا ہر میدان میں مقابلہ کیا خصوصاً معتزلہ فرقہ کے سرخیلوں سے مناظرے کیے اور انہیں ایسی شکست فاش دی کہ ان کی پوری جماعت پر اکیلے غالب رہے اور انہیں حالت بسمل تک پہنچا دیا۔

سوال نمبر 9: مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کا حفاظت دین میں کردار تحریر کیجئے۔

جواب: مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ جو کہ گیارہویں صدی کے مجدد ہیں ان کے زمانہ میں فتنہ ارتداد اور دین اکبری کے علاوہ مسلمانوں کی عملی حالت بھی کافی خراب ہو گئی تھی پس آپ نے مسلمانوں کی روحانی تربیت فرمانے کے لیے مختلف موضوعات پر کتب اور رسائل تحریر فرمائے۔

سوال نمبر 10: موضوع کی تعریف عربی میں تحریر کیجئے۔

جواب:موضوع کل علم ما یبحث فیہ عن عوارضہ الذاتیہ.

سوال نمبر 11: موضوع منتخب کرنے کے دو خارجی ذرائع بیان کیجئے۔

جواب:(1)صاحبان علم سے گفتگو

(2)غور و فکر اور سوچ بچار

سوال نمبر 12: تصنیف کی تعریف کیجئے۔

جواب: وہ کتاب جو مصنف کی اپنی تحقیقات اور کلام پر مشتمل ہو۔

سوال نمبر 13: معلمین قرآن کی تنخواہ کا سلسلہ کس کے عہد میں شروع ہوا اور کیوں ہوا؟

جواب: عہد فاروقی میں معلمین قرآن کی تنخواہ کا سلسلہ شروع ہوا تا کہ تعلیم قرآن کو عام کیا جا سکے۔

سوال نمبر 14: کس جنگ میں سب سے زیادہ حفاظ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شہید ہوئے؟

جواب: جنگ یمامہ میں سب سے زیادہ حفاظ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شہید ہوئے۔

سوال نمبر 15: اصلاحی بیان کسے کہا جاتا ہے؟

جواب: عقائد، عبادات اور معاملات کی اصلاح، حقوق العباد کی ادائیگی، حسن معاشرت اور اخلاق حسنہ اختیار کرنے کی ترغیب، بدعات اور خلاف شرع رسومات کی تردید اور برے اخلاق چھڑوانے کے لیے کی گئی مخلصانہ کوشش کو "اصلاحی بیان" کہا جاتا ہے۔

سوال نمبر 16: حفظ شدہ بیان کرنے کے تین طریقے تحریر کیجئے۔

جواب:(1) حفظ شدہ بیان کے دوران طرز خطاب، تلفظ اور رفتار کا بطور خاص خیال رکھا جائے۔

(2) حفظ شدہ بیان کسی تقریری مقابلے یا مخصوص طبقے میں ہی کیا جائے بطور دعوت کسی عام مجمع میں اس طرح کے بیان سے اجتناب برتنا چاہیے۔

جامعۃ المدینہ فیضان مدینہ

(3)حفظ شدہ بیان زیادہ بڑا نہیں ہونا چاہیے بلکہ اتنا مختصر ہو کہ چھ سے دس منٹ میں مکمل ہو جائے۔

سوال نمبر 17: ارتجالی بیان کسے کہتے ہیں؟

جواب: وہ بیان جو کتاب یا نکات دیکھے بغیر کیا جائے۔

سوال نمبر 18: درس قرآن کے تین مقاصد بیان کیجئے۔

جواب: (1) قرآن اور رسول اللہ کا پیغام عام کرنا

(2) قرآن کے اسرار و رموز سے لوگوں کو آگاہ کرنا

(3) قرآن حکیم کو دستور حیات کے طور پر بیان کرنا

سوال نمبر 19: تعمیری موضوع سے کیا مراد ہے؟

جواب: تعمیری موضوع: مدرس اپنے درس میں ایسی چیزوں کو موضوع بنائے جو ایمان کو پختہ کرنے والی، معلومات فراہم کرنے والی اور شخصی تعمیر کا سبب بننے والی ہوں، مثلاً معجزات انبیائے کرام، قرآنی واقعات، عفو و درگزر، وغیرہ۔

سوال نمبر 20: فطری عیوب سے کیا مراد ہے؟

جواب: اس سے مراد وہ عیوب ہیں جو مبلغ کی ذات میں موجود ہوتے ہیں ان میں سے بعض عیوب کوشش کر کے دور کیے جاسکتے ہیں اور بعض کا ختم کیا جانا بس میں نہیں جیسے: عجلت پسندی یا سست روی، بے ڈھنگی آواز۔

جامعۃ المدینہ فیضان بہار مدینہ

طویل سوالات

سوال نمبر 1: معاندین کے اوصاف و مزاج کے تینوں نکات پر مختصر اتحریر کیجئے۔

جواب: معاندین کے اوصاف: ان کی پہچان تو ابتداء سے ہی ہو جاتی ہے لیکن ان کی مخالفت کرنے کی وجہ فورا معلوم نہیں ہو پاتی کہ کس وجہ سے وہ مبلغ کے خلاف کام کر رہے ہیں؟

عام طور پر مبلغ کی مخالفت کرنے کے تین اسباب ہوتے ہیں:

(1) حمیت و غیرت:

بعض لوگ کسی باطل دین یا فرقے کے پیروکار اور وفادار ہوتے ہیں اور اس وجہ سے وہ حق کی مخالفت کرتے ہیں اور اس مخالفت میں وہ گھٹیا حرکتوں کا سہارا نہیں لیتے۔ ایسے لوگوں کی اگر غلط فہمیاں دور کر دی جائیں تو یہ اپنے سابقہ باطل عقیدے کو چھوڑ کر حق کو اپنا سکتے ہیں لہذا مبلغ کو چاہیے کہ ان کے لیے دعا کرتا رہے۔

(2) حسد و تکبر:

حسد و تکبر کے شکار افراد کو جب دعوت پیش کی جاتی ہے تو وہ اسے اپنی عزت کا زوال سمجھتے ہیں اور اس کی مخالفت کرنا شروع کر دیتے ہیں، یہ لوگ حق کو اپنے پیچھے چلانا چاہتے ہیں۔ ایسے لوگوں کا دعوت قبول کرنے کا امکان کم ہوتا ہے کیونکہ یہ طبقہ حق کو اپنی جاگیر سمجھتا ہے۔ مکہ اور طائف کے سرداران اس کی واضح مثال ہیں۔

(3) مفاد پرستی:

مبلغ کی مخالفت کرنے کا ایک تیسرا سبب مفاد پرستی ہے اور یہ انتہائی گھٹیا سبب ہے۔ مفاد پرستی کے شکار لوگ محض اپنا فائدہ سوچتے ہیں، انہیں اس سے کوئی سروکار نہیں ہوتا کہ ان کے اس قدم کی وجہ سے دوسروں پہ کیا اثر

پڑے گا یہ جہاں اپنا فائدہ دیکھتے ہیں وہیں منہ مارنا شروع کر دیتے ہیں اور اسی سبب کی وجہ سے یہ حق کی مخالفت بھی کرتے ہیں، تاریخ اسلام میں اس کی مثال ابو لہب ہے۔

سوال نمبر 2: عقیدہ آخرت کے عقلی و نقلی دلائل سپرد قلم کیجئے جو کہ 10 لائن سے زیادہ نہ ہوں۔

جواب: (1) نقلی دلائل:

دعوت نبوی کے مکی زمانے میں عقیدہ آخرت کا منکرین نے سب سے زیادہ مذاق اڑایا۔ چونکہ عقیدہ آخرت کو مانے بغیر انسان سنجیدہ نہیں ہو سکتا لہذا قرآن کریم میں اس پر بہت زور دیا گیا۔

اس حوالے سے ایک آیت درج ذیل ہے:

وانه يحيي الموتى وانه على كل شيء قدير وان الساعة اتية لا ريب فيها وان الله يبعث من في القبور

(2) عقلی دلائل:

انسان کی آمد پر غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ اس عالم میں آنے سے پہلے کئی عالم سے گزر کر آیا ہے۔

پہلا عالم ارواح ہے، بچے کے جسم میں داخل ہونے سے پہلے روح عالم ارواح میں ہوتی ہے اور وہاں سے بچے کے جسم میں داخل ہوتا ہے۔ دوسرا عالم "عالم ارحام" ہے جہاں انسان ماں کے پیٹ میں کم و بیش نو مہینے رہتا ہے اور نو مہینے کے بعد انسان تیسرے عالم "عالم دنیا میں آجاتا ہے، قابل توجہ بات یہ ہے کہ جب انسان دنیا میں کچھ عرصہ رہتا ہے تو پھر اس کی روح نکل جاتی ہے اور اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ کس عالم میں گیا ہے؟؟؟ پس اس وقت ایک چوتھا عالم ماننا پڑے گا اور وہی عالم آخرت ہے۔

سوال نمبر 3: امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کی تجدیدی خدمات تحریر کیجئے۔

جامعۃ المدینہ فیضان بہار مدینہ

جواب: اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ:

آپ رحمتہ اللہ علیہ چودھویں صدی ہجری کے مجدد ہیں، آپ کے زمانے میں تاریخ کے عجیب و غریب فتنوں اور فرقوں نے جنم لیا ذات باری تعالیٰ کے بارے میں کفریہ نظریات پھیلائے گئے، شانِ رسالت کی تنقیص کے لیے کوششیں کی گئیں، اولیائے کرام کی عظمت و شان کو مجہول کیا گیا، نبی آخر الزمان کے منصب جلیل ختم نبوت کی غلط اور من مانی تشریحات کی گئیں حتی کہ وہ کچھ ہوا جو گزشتہ صدیوں میں کسی باطل فرقہ نے نہیں کیا! آپ نے ان تمام گمراہوں بلکہ گمراہ گروں کا زبردست تعاقب فرمایا، بارہا مناظروں کی دعوت دی لیکن کسی میں بھی اس سرخیل اسلام کا مقابلہ کرنے کی ہمت نہ ہوئی۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کی سیرت میں مناظروں کے چیلنج ضرور ملتے ہیں لیکن فریق مخالف کے نہ آنے کی وجہ سے باقاعدہ مناظرہ کرنے کا ذکر نہیں ملتا، لیکن آپ نے اس میدان کو خالی نہیں رہنے دیا بلکہ ایسے افرادِ کار تیار فرمائے جنھوں نے اسلام کے راہ زنوں اور غیر مسلموں کا ایسے ڈٹ کر مقابلہ کیا کہ تمام دشمنان دین و ملت کو منہ کی کھانی پڑی۔

سوال نمبر 4: انتخاب موضوع کے خارجی ذرائع بیان کیجئے۔

جواب: (1) صاحبان علم سے گفتگو: لوگوں کے ساتھ گفتگو کئی تحقیق طلب موضوعات کے وجود میں آنے کا سبب بنتی ہے، نت نئے سوالات اور ان کے جوابات کی تلاش اس وقت شروع ہوتی ہے جب آپ کسی سے ہم کلام ہوتے ہیں۔ ہو سکتا ہے دوران گفتگو معاشرے کا کوئی ایسا سلگتا ہوا موضوع آپ کے سامنے آجائے جس کا آپ کو پہلے علم نہ ہو اور آپ اس پر ایسا پر اثر مضمون لکھ دیں جو معاشرتی خرابی کو ختم کرنے کا باعث بن جائے یا کسی ایسی کتاب کی ضرورت محسوس ہو جائے جو اب تک کسی نے بھی نہ لکھی ہو اور آپ وہ مقبول کتاب لکھ کر ایک کامیاب مصنف بن جائیں!

(2) غور و فکر اور سوچ بچار: آپ اپنے روزمرہ کے معاملات میں جو کچھ سنیں، دیکھیں یا پڑھیں اس کو سننے دیکھنے اور پڑھنے کے بعد اس پر کچھ دیر غور ضرور کریں، خصوصاً کسی غیر معمولی واقعہ یا کسی کے غیر معمولی رویہ سے متعلق آپ ضرور غور کریں: آپ کے سامنے ایسے کئی اہم موضوعات ابھرنا شروع ہو جائیں گے جن پر آپ کا قلم بے ساختہ لکھنا شروع کر دے گا اور آپ اس کی روانی دیکھ کر حیران رہ جائیں گے۔

(3) مطالعہ اور مشاہدہ: مارکیٹ میں ہفتہ وار، ماہانہ، سہ ماہی، ششماہی اور سالانہ مجلّے، زبردست ریسرچ جرنل اور کتابیں ہر وقت دستیاب ہیں اگر ذہین آدمی ان مجلوں اور کتابوں کو پرکھے اور اپنا پسندیدہ قابل اعتماد مجلہ یا کتاب پڑھنے کا معمول بنا لے تو یقین کیجیے اسے کبھی بھی موضوعات کی کمی کا شکوہ نہیں رہے گا۔

سوشل میڈیا کے آفیشل پلیٹ فارم بھی معلومات اخذ کرنے اور نت نئے عجیب اور قابل تحقیق موضوعات کی فراہمی کا بہترین ذریعہ ہیں، لیکن اس کے لیے ضروری ہے کہ آپ اپنے استاذ محترم سے راہ نمائی حاصل کریں، کہیں اس محاورے کے مصداق نہ بن جائیں: بکری گئی سینگ لگوانے کان بھی کٹوا آئی!

سوال نمبر 5: مبلغ کے لیے قابل مشق 5 چیزوں کا خلاصہ تحریر کیجئے۔

جواب: (1) چال ڈھال کی مشق:

مبلغ کو چاہیے اپنی اس چال کی مشق ضرور کرلے جس چال سے اسے اجتماع گاہ اور منچ تک جانا ہے۔ بعض مبلغین کے چلنے یا اٹھ کر منچ تک پہنچنے کا انداز نہایت نازیبا اور بھونڈا ہوتا ہے نہ انہیں اپنے لباس کی درستی کی خبر ہوتی ہے نہ اپنے ہاتھوں کے ہوا میں عجیب انداز سے لہرانے کا ہوش ہوتا ہے یہ انداز مناسب نہیں بلکہ مقرر کی چال ڈھال اس کی ہمت، چستی اور حوصلے کا آئینہ ہونی چاہیے۔

جامعۃ المدینہ فیضان بہار مدینہ

(2) بے خوفی اور خود اعتمادی کی مشق:

بلاخوف وخطر اور بغیر کسی تصنع کے نہایت خود اعتمادی کے ساتھ منچ پر بیٹھنے کی باقاعدہ مشق ضروری ہے۔ منچ کا خوف ایک ایسی چیز ہے جس کا سامنا کسی بھی ماہر و منجھے ہوئے مبلغ کو ابتدا میں ضرور ہوا ہوتا ہے بلکہ یوں کہیے کہ ہر ماہر و نامور مبلغ خوف، گھبراہٹ اور پریشانی کا بخوبی سامنا کرنے کے بعد ہی ماہر سمجھا جاتا ہے۔ یہ ایک فطری اضطراب کی وجہ سے ہوتا ہے لیکن تین چار مرتبہ کے تجربے کے بعد یہ کیفیت ختم ہونا شروع ہو جاتی ہے، لہٰذا مقرر کو چاہیے اس عجیب وغریب سیمابی کیفیت پر قابو پانے کے لیے اپنے اساتذہ اور ہم درسوں کے سامنے تقریر کرے اور اس کیفیت پر غالب آنا سیکھے۔

(3) دوران بیان اشاروں کی مشق:

بیان میں زور، گرمی اور کشائش پیدا کرنے کے لیے موقع کی مناسبت سے ہاتھوں اور دیگر اعضا مثلا آنکھوں، بھنوؤں اور پیروں کے اشارات کی معقول مشق بھی کر لینی چاہیے ورنہ بات آسمان کی ہو رہی ہو گی اور اشارے زمین کی طرف کیے جا رہے ہوں گے!

(4) بذلہ سنجی / خوش طبعی کی مشق:

متانت اور سنجیدگی کے ساتھ خوبصورت، دلچسپ اور واضح مزاح کرنے، مناسب مواقع پر چھوٹے چھوٹے چٹکلے شامل کرنے اور خود مسکرائے بغیر دوسروں کے لبوں پر مسکراہٹیں بکھیرنے کی مشق ہونی چاہیے کہ یہ سب اسی وقت ممکن ہے جب مبلغ کی اپنے خیالات کی لگاموں پر مضبوط گرفت ہو گی اور لگامیں گھوڑوں کی ہوں یا خیالوں کی گرفت کے لیے مشق ضروری ہے، کیونکہ بغیر گرفت کے کی جانے والی بذلہ سنجی بعض اوقات مبلغ کی رسوائی کا سبب بھی بن جاتی ہے۔

(5) مختلف الفاظ کے استعمال کی مشق:

حسب موقع اپنے مطلب کو نہایت سلیس اور سادہ یا پر شکوہ الفاظ میں ادا کرنے کی مشق ہونی چاہیے، خصوصاً اظہار خیال وغیرہ جیسے مواقع پر۔

از قلم: حافظ محمد طلحہ عطاری
متعلم جامعۃ المدینہ فیضان بہار مدینہ کراچی

جامعۃ المدینہ فیضان بہار مدینہ